سوال

(651)احکام قربانی کے کیا کیا ہیں۔ تفصیلاً بیان فرمادیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احکام قربانی کے کیا کیا ہیں۔ تفصیلاً بیان فرمادیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اضیحہ یعنی قربانی میں اختلاف ہے کہ واجب ہے۔ یا سنت موکدہ مگر مذہب صحیح و محقق یہی ہے کہ سنت موکدہ ہے۔ اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور بخاری نے ایک باب سنت کا اس کی منعقد کیا ہے۔ اور یہی دلائل اس کی سنیت پر ہیں۔ بخوف تطویل اختصار کیا۔ واجب نہیں ہے کیونکہ وجوب پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور نہ کسی صحابہ کرام سے وجوب منقول ہے۔ اور حدیث جو ابن ماجہ میں ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ کہ جو شخص باوجود قدرت کے قربانی نہ کرے۔ وہ ہمارے مصلےٰ میں نہ حاضر ہو۔

"عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ سعة ولم یضح فلا یقربن مصلانا" (رواہ ابن ماجہ)

اول تو اس کے مرفوع ہونے میں اختلاف ہے۔ اصوب یہی ہے کہ موقوف ہے۔ دوسرے اس سے وجوب نہیں نکلتا بلکہ تاکید نکلتی ہے۔ جیسا کچے پیاز وغیرہ کے کھانے میں فرمایا کہ مسجد میں کھا کر نہ آئو۔ حالانکہ بالاتفاق اس سے حرمت نہیں نکلتی۔ اسی واسطے حضرت سے حلت ثابت ہے۔ کما لا یخفی علی من لہ فہم سلیم۔ اور سنیت دلائل سے ثابت ہے۔ جن کی تفصیل یہاں اختصار کہ نہیں کی گئی۔

"قال الحافظ ابن حجر فی فتح الباري وکانہ ترجم بالسنة اشارة الی مخالفة من قال بوجوبها قال ابن حزم لا یصح عن احد من الصحابة انها واجبة وصح انها غیر واجبة عن الجمهور وعن محمد بن الحسن ہی سنة غیر مرخصة فی ترکها وقال الطحاوي وبہ فاخذ ولیس فی الاثار ما یدل علی وجوبها انتہی واقرب ما یتمسک بہ للوجوب حدیث ابی ہریرة رفعة م وجد معة فلم یضح فلا یقوبن مصلانا خرجہ ابن ماجہ واحمد ورجالہ ثقات لاکن اختلف فی رفعہ ووقفہ والموقوف اشبہ بالصواب قالہ الطحاوي وغیرہ ومع ذلک فلیس صریحا فی الایجاب انتہی ملخصا"

اوراس کے لئے صاحب نصاب زکواۃ ہونا بھی شرط نہیں۔ بلکہ صرف استطاعت یعنی قدرت ہونی چاہیے۔ جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ مذکور میں ہے۔ کما لا یخفیٰ۔ اور اقامت یعنی مسافر نہ ہونا بھی شرط نہیں ہے۔ کیونکہ اس پر بھی کوئی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ دلیل سے اس کا خلاف ثابت ہے۔ کہ بخاری نے مسافر کی قربانی کرنے کا ایک باب منعقد کیا ہے۔ اور اس میں حدیث لایا ہے کہ آپ ﷺ نے سفر مکہ میں قربانی کی۔

"باب الاضیحۃ المسافر والنساء فیہ اشارۃ الی خلاف من قال ان المسافر لااضحیۃ علیہ انتہی مافی" (فتح الباري)

اس سے صراحتا مستفاد ہوتا ہے۔ کہ اقامت شرط نہیں ہے۔ کمالایخفیٰ۔ اور مذہب حنفی میں واجب ہے۔ صاحب نصاب وزکواۃ پر جیسا کہ صدقہ فطر میں بشرط اس کے کہ مسافر نہ ہو۔

"الاضیحۃ واجبۃ عل کل مسلم مقیم موسر فی یوم الاضحی علی نفسہ وعن ولدہ واصفار والنساء لماروینا من اشتراط السعۃ ومقدارہ مایجب بہ صدقۃ الفطر انتہی مافی الہدایۃ ملخصا بقدر الحاجۃ"

اور جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھے۔ اس کو چاہیے کہ جب سے زی الحجہ کا چاند دیکھے تب سے قربانی تک سر وریش کا بال وناخن وغیرہ نہ لے۔

"عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذارایتم ہلال ذي الحجۃ واراد احدکم ان یضحی فلیمسک عن شعرہ واظفا" (رواہ الجماعۃ الاالبخاري کذافی منتقی الاخبار)

اور وقت اس کا بعد نماز کے ہے۔ قبل نماز کے جائز نہیں۔ اور کوئی اگر قبل نماز کے کرے گا تو صحیح نہ ہوگا۔ دوسرا کرنا ہوگا کیونکہ بخاری میں روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ پہلے نماز پڑھے پھر قربانی کرے۔ اور جس نے پہلے نماز کے قربانی کی اس کی قربانی صحیح نہیں ہوئی وہ اس کے کھانے کا گوشت ہے۔ دوسری قربانی کرے۔

"عن البراء قال قال النبی صلی االلہ علیہ وسلم ان اول ما نبدا في یومنا ہذاان فصلی ثم فرجع فتحر من فعلہ نقد اصاب ستتنا ومن ذبح قبل فانما ہو لحم فدمہ لاہلہ لیسمن النسک فی شیئ" (الحدیث رواہ البخاري)

اور حنفی مذہب میں بھی یہی وقت ہے مگر دیہاتی (1) لوگوں کے لئے وقت

"الاضحیۃ یدخل بطلوع الفجر من یوم النحر الاانہ لایجوز لاہل الامصار الذبح حتی یصلی الامام العید فاما اہل السواد فیذبحون بعد الفجر کذافی الہدایۃ"

ورسن بکری کا ایک سال یعنی ایک سال پورا اور دوسرا شروع اور گائے اور بھینس کے دو سال پورے اور تیسرا شروع اور اونٹ کا پانچ سال اور چھٹا شروع ہونا چاہیے۔ اور بھیڑ ایک سال سے کم کا بھی جائز ہے۔ بشرط یہ ہے کہ خوب موٹا اور تازہ ہو ہوکر سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔ اس لئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ سال سے کم کی قربانی نہ کرو۔ اور ضرورت کے وقت بھیڑ کا جذعہ کرلو۔

"عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایجوز الامسنۃ الاان یعسر علینکم فتذبحوا جذعۃ من الضان" (رواہ الجماعۃ الاالبخاري کذافی منتقی الخیار)

مسنہ ہر جانور میں سے ثنی کو کہتے ہیں۔ اور ثنی کہتے ہیں بکری میں سے جو ایک سال کا ہو۔ اور دوسرا شروع ہو اور گائے بھینس میں جو دو سال کا ہو اور تیسرا شروع اور اونٹ کا جو پانچ سال کا ہو چھٹا شروع ہو۔

اور شرط یہ ہے کہ جانور قربانی کا اتنے عیوب سے خالی ہو۔ اول یہ کہ سینگ اس کا آدھا یا آدھے سے زیادہ نہ کٹا ہوا ہو۔ دوسرے اسی طرح کان نہ کٹا ہو۔ تیسرے کانا یا اندھا نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ ظاہراً لنگڑا نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ بہت بیمار نہ ہو۔ چھٹے یہ کہ اتنا بوڑھا نہ ہو کہ اس کی ہڈی کا گودا نہ باقی رہا ہو ساتویں یہ کہ اس کا کان نہ پھٹا ہو۔

اور حنفی مذہب میں بھی ان سب عیوب سے خالی ہونا چاہیے اور سوا نکے دُم بھی اس کی نصف سے زیادہ نہ کٹی ہو مگر یہ کہ سینگ کٹے ہوئے ہون یا کان پھٹا یہ حنفی مذہب میں عیب نہیں۔ اور کان آدھے سے زیادہ کٹا ہو تب عیب ہے۔ ورنہ نہیں۔

"ولایضحی بالعمیاء والعوراء والعرجاء التی لا تمشی الاالنسک ولا الجفاء ولا تجزي مقطوعۃ الاذن والذنب ولا التی ذہب اکثر اذنہا وذنبہا وان بقی اکثر الاذن والذنب جاز ویجوزان یضحی الجماء انتہی مافی الہدایۃ"

اور یہ عیب جب معتبر ہیں۔ کہ وقت خریدنے کے موجود ہوں۔ اور جب وقت خریدنے کے جمیع عیوب مذکورہ سے مبرا تھا۔ اور بہ نیت قربانی کے جمیع عیوب سے سالم خرید

لیا۔ تب کوئی نیا عیب حادث ہوا تو اس کی قربانی صحیح ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

"وعن ابی سعید قال اشتریت کبشا اضحی بہ فعدي الذئب فاخذ الالیۃ قال فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بہ" (رواہ احمد وہو دلیل علی ان العیب الحادث بعد التعین لا یضر انتہی کذا فی المنتقی)

اور حنفی مذہب میں امیر تو دوسری بدل لے اور غریب کے لیئے وہی صحیح اور کافی ہے۔

"وہذا الذي ذکرنا اذا کانت ہذہ لعیوب قائمۃ وقت الشراء ولو اشتراہا سلیمۃ ثم تصیب بعیب مانع ان کان غنیا علیہ غیرہ وان کان فقیرا تجزیۃ ہذہ لان الوجوب علی الغنی با شرع ابتداء لا بالشراء فلم تفین بہ وعلی الفقیر بشرائہ بنیۃ الاضیحۃ فتعینت انتہی ما فی الہدایۃ"

اور خصی کی قربانی جائز ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خصی کی قربانی کی ہے۔

"وعن عائشۃ قالت ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین سمینین عزیمین الملجین اقرنین موجوئین" (رواہ احمد انتہی ما فی منتقی الاخبار)

اور بہت سی حدیثیں اس مضمون کی آئی ہیں۔ بخوف تطویل ایک ہی پر اکتفا کیا۔ حنفی مذہب میں بھی ہے۔

"ویجوز ا نیضحی بالجماء والخصی لان لحمہا اطیب وقد صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ضحی بکبشین الملحین مرجوئین انتہی ما فی الہدایۃ ملخصا بقدر الحاجۃ"

اور قربانی میں سے ازروئے قرآن وحدیث کے خود کھائے اور فقیروں محتاجوں کو کھلائے کوئی تقید نہیں کہ کس قدر کھائے اور کس قدر فقیروں کو دے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ٣٦ سورۃ الحج

''کھاؤ اس میں سے اور کھلاؤ'' بے سوال فقیر اور سوال کرنیوالوں کو اور حنفی مذہب میں مستحب ہے کہ تہائی فقیروں محتاجوں کو دے۔

"یاکل من لحم الاضحیۃ ویطعم الاغنیاء والفقراء ویدخر ویستحب ان لا ینقص الصدقۃ عن الثلث انتہی ما فی الہدایۃ ملخصا"

اور قصاب کی اجرت قربانی میں نہ دے۔ اپنے پاس سے علیحدہ دے۔

"عن علی قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقمت علی البدن فامرنی فقسمت لحومہا ثم امرنی فقسمت جلالہا وجلودہا وقال سفیان حدثنی عبد الکریم عن عبد الرحمان بن ابی لیلی عن علی قال امرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی البدن ولا اعطی منہا شیئا فی جزارتہا" (رو البخاري)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے بھیجا مجھ کو نبی کریم ﷺ نے پس کھڑا ہوا میں قربانیوں پر پس حکم کیا مجھ کو پس تقسیم کیا میں نے گوشت ان کا۔ پھر حکم کیا مجھ کو پس تقسیم کی میں نے جھولیں ان کی اور چمڑے ان کے اور کہا سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث سنائی مجھ کو عبد الکریم نے مجاہد سے اور اس نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم کیا مجھ کو پیغمبر ﷺ نے یہ کہ کھڑا ہوں میں۔ قربانیوں پر اور نہ دوں ان سے قصائی کی اجرت میں کچھ اور قربانی کے چمڑوں کو یا تو صدقہ کر دے۔'' جیسا کہ حدیث بالا سے ظاہر ہے۔ یا اس سے کوئی چیز استعمال کی مثل مشک ڈول وغیرہ کے بنا لے بیچے نہیں جیسا کہ حدیث مذکورہ بالا سے ظاہر ہے۔ اور حنفی مذہب میں بھی یہی ہے۔

"ویتصدق بجلدہا لانہ جزء منہا او یعمل منہ الہ تستعمل فی البیت کالنطع والجراب والغربال وغیرہا انتہی ما فی الہدایۃ"

محمد عبید اللہ مصنف تحفۃ الہند۔ حررہ العاجز المیین محمد یٰسین الرحیم آبادی ثم العظیم آبادی (2)۔ محمد عبد الحمید غفرلہ۔ (مہر) سید محمد نزیر حسین فتاویٰ نزیریہ ص 456)

1۔ دیہاتیوں کے استثناء کےلئے کوئی صریح مرفوع حدیث بطور دلیل ہمیں نہیں ملی۔ (محمد داؤد راز)

2۔ معہ مواہیر دیگر علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01 ص803-808

محدث فتویٰ